اکائی II

باب 4

# انسانی بستیاں

انسانی بستی سے مراد کسی بھی قسم اور شکل کے گھروں کا جھرمٹ ہے جس میں انسان رہتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے لوگ مکانوں اور دوسری عمارتوں کی تعمیر کرتے ہیں اور اپنی مالی حیثیت کے مطابق زمین کے کچھ حصہ پر مالکانہ اختیار رکھتے ہیں۔ لہٰذا بستی بننے کے عمل میں بنیادی طور پر لوگوں کی اجتماعیت اور اُن کے وسائل کی بنا پر علاقوں کی تقسیم شامل ہیں۔

بستیاں رقبہ اور شکل میں الگ الگ ہوتی ہیں ان کی وسعت ایک جھوپڑی سے لے کر ایک بڑے شہر تک ہوتی ہے۔ رقبہ کے اعتبار سے بستیوں کی معاشی حیثیت اور سماجی ڈھانچہ تو بدلتا ہی ہے ساتھ ہی ماحول اور تکنیکی ڈھانچہ بھی بدلتا ہے۔ بستیاں چھوٹی اور بڑی شکل سے لے کر بڑی اور گھنی ہوسکتی ہیں۔ چھوٹی بستیاں جو الگ الگ اور دور دور بسی ہوتی ہیں اور جو کھیتی یا کسی دوسری ابتدائی سرگرمی میں مہارت حاصل کرلیتی ہیں، گاؤں کہلاتی ہیں۔ دوسری طرف کم لیکن بڑی بستیاں جو ثانوی اور ثالثی سرگرمیوں میں مہارت رکھتی ہیں انھیں شہر یا شہری بستیاں کہا جاتا ہے۔ دیہی اور شہری بستیوں میں مندرجہ ذیل بنیادی فرق ہیں۔

- دیہی بستیاں اپنی گزراوقات یا روزمرہ کی بنیادی معاشی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے زمین سے منسوب ابتدائی معاشی سرگرمیوں پر منحصر رہتی ہیں۔ جب کہ شہری بستیوں کی معاشی حالت یا تو کچے مال کی صفائی اور بڑے پیمانے پر تیارشدہ مال بنانے اور مختلف قسم کی خدمات پر منحصر ہوتی ہے۔
- شہر معاشی افزائش کے مرکز کے طور پر کام کرتے ہیں۔ وہ نہ صرف شہری آبادی کو بلکہ اپنے اطراف کی دیہی بستیوں کو بھی خوراک اور خام مال کے بدلے تیارشدہ مال اور دیگر خدمات مہیا کراتے ہیں۔ شہری اور دیہی بستیوں کے درمیان عملی رشتہ آمدورفت کے ذرائع اور رسل ورسائل کے تانے بانے کے ذریعہ قائم ہوتا ہے۔

- دیہی اور شہری بستیوں میں سماجی رشتوں، رکھ رکھاؤ اور نظریات کے اعتبار سے تفریق پائی جاتی ہے۔ گاؤں کے لوگوں میں نقل مکانی کم ہوتی ہے۔ اسی لیے ان میں آپسی تعلق گہرا ہوتا ہے۔ دوسری طرف شہروں میں زندگی کافی الجھی ہوئی اور تیز ہوتی ہے جس کی وجہ سے سماجی رشتے رسمی ہوتے ہیں۔

## دیہی بستیوں کی اقسام

## (Types of Rural Settlements)

دیہی بستیوں کی اقسام تعمیر شدہ رقبہ کے پھیلاؤ اور مکانوں کے مابین دوری کی بنیاد پر طے ہوتی ہے۔ ہندوستان میں خاص کر شمالی میدانوں میں کئی سو متصل مکانوں پر مشتمل دیہی بستیاں عام ہیں۔ پھر بھی کئی ایسے علاقے ہیں جہاں دوسری قسم کی دیہی بستیاں پائی جاتی ہیں۔ ہندوستان میں دیہی بستیوں کی مختلف اقسام کے لیے کئی طرح کے حالات ذمہ دار ہیں۔ ان میں (i) طبعی خدوخال: زمین کی بناوٹ، سطح سمندر سے اونچائی، آب وہوا اور پانی کی موجودگی (ii) ثقافتی اور سماجی وجوہات: سماجی ڈھانچہ، ذات، اور مذہب (iii) حفاظتی وجوہات: چوری اور ڈکیتی سے حفاظت وغیرہ شامل ہیں۔ ہندوستان کی دیہی بستیوں کو وسیع طور پر چار حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

- گھنی، اجتماعی یا وحدانی بستیاں
- نیم گھنی یا شکستہ بستیاں
- جھوپڑی نما بستیاں
- منتشر یا بکھری ہوئی بستیاں

## گھنی بستیاں (Clustered Settlements)

گھنی دیہی بستیاں مکانوں کا ایک جھرمٹ ہوتی ہیں جن کی آپسی دوری بہت کم ہوتی ہے۔ اس طرح کے گاؤں میں آبادی کا علاقہ چاروں طرف پھیلے ہوئے کھیتوں، کھلیانوں اور چراگاہوں سے بالکل الگ ہوتا ہے۔ قریب قریب بنے ہوئے مکان اور ان کے درمیان تنگ راستہ کچھ جانی پہچانی اقلیدسی اشکال (Geometric shape) ظاہر کرتے ہیں۔ جیسے مستطیل، شعاعی یا خطی وغیرہ۔ ایسی بستیاں عموماً زرخیز سیلابی میدانوں اور شمال مشرقی ریاستوں میں پائی جاتی ہیں۔ کئی بار لوگ حفاظت یا مدافعت کی وجہ سے بھی گنجان گاؤں میں رہتے ہیں، جیسے کہ وسطی ہندوستان میں بندیل کھنڈ کا خطہ اور ناگالینڈ۔ راجستھان میں پانی کی کمی کی وجہ سے پانی کے ذرائع کے آس پاس گھنی بستیاں پائی جاتی ہیں۔

شکل 4.1 : شمال مشرقی ریاستوں میں گھنی بستیاں

## نیم گھنی بستیاں (Semi-clustered settlements)

نیم گھنی بستیاں منتشر بستیوں کے محدود علاقوں میں یک جائی کے رجحان کی وجہ سے وجود میں آتی ہیں۔ ایسی بستیاں زیادہ تر بڑے گنجان گاؤں کے الگ ہونے یا بکھرنے کی وجہ سے بھی وجود میں آسکتی ہیں۔ ایسے حالات میں دیہی سماج کا ایک یا ایک سے زیادہ حصہ اپنی مرضی سے یا خلاف مرضی خاص آبادی یا گاؤں سے تھوڑی دوری پر رہنے لگتا ہے۔ ایسے حالات میں عام طور پر زمیندار اور اونچی برادری کے لوگ گاؤں کے مرکزی حصہ پر قبضہ کر لیتے ہیں جب کہ سماج کے نچلے طبقے کے لوگ اور چھوٹے کام کرنے والے لوگ گاؤں کے باہری حصوں میں بس جاتے ہیں۔ ایسی

© NCERT not to be republished

بستیاں گجرات کے میدان اور راجستھان کے کچھ حصوں میں دور دور تک پائی جاتی ہیں۔

شکل 4.2 : ناگالینڈ میں بکھری بستیاں

### جھوپڑی نما بستیاں (Hamleted Settlements)

کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بستیاں کئی ٹکڑوں میں منقسم ہوجاتی ہیں اور ایک دوسرے سے طبعی طور پر الگ کئی اکائیوں میں بٹ جاتی ہیں۔ لیکن ان سب کا نام ایک ہی رہتا ہے۔ گاؤں کی ان اکائیوں کو ملک کے مختلف حصوں میں مقامی زبان میں الگ الگ نام سے جانا جاتا ہے، جیسے پنام، پارا، پلی، نگلا، دھانڑی وغیرہ۔ کسی بڑے گاؤں کا ایسا پھیلاؤ عموماً سماجی اور نسلی عوامل کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ایسے گاؤں گنگا کے وسطی اور نچلے میدانوں، چھتیس گڑھ اور ہمالیہ کی نچلی گھاٹیوں میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

### منتشر یا بکھری ہوئی بستیاں (Dispersed settlements)

ہندوستان میں منتشر یا بکھری ہوئی بستیاں دور دراز کے جنگلوں میں یا چھوٹی پہاڑیوں کے ڈھالوں پر کھیتوں یا چراہ گاہوں میں الگ الگ جھوپڑیوں کی شکل میں پائی جاتی ہیں۔ ان بستیوں کا انتہائی بکھراؤ اکثر زمین اور قابل سکونت علاقوں کا قدرتی طور پر بہت زیادہ ٹکڑوں میں بٹے ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس طرح کی بستیاں عام طور پر میگھالیہ، اتراکھنڈ، ہماچل پردیش اور کیرالہ کے کئی حصوں میں پائی جاتی ہیں۔

شکل 4.3 : نیم گھنی بستیاں

## شہری بستیاں (Urban settlements)

دیہی بستیوں کے برخلاف شہری بستیاں عام طور پر گھنی اور بڑی ہوتی ہیں۔ یہ بستیاں مختلف اقسام کے غیر زرعی کاموں جیسے مالیاتی اور انتظامی امور میں مصروف ہیں۔ جیسا کہ پہلے تذکرہ کیا جاچکا ہے کہ شہر اپنے اطراف کے دیہی علاقوں سے تفاعلی طور پر جڑے ہوتے ہیں۔ اسی لیے سامان اور خدمات کی لین دین عموماً سیدھے طور پر اور کئی بار منڈیوں، قصبوں اور شہروں کے ایک سلسلے کے ذریعہ مکمل ہوتی ہے۔ اس طرح شہر دیہاتوں سے سیدھے طور پر یا بلاواسطہ طور پر جڑے ہوتے ہیں۔ وہ آپس میں بھی ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں۔ آپ ''انسانی جغرافیہ کے بنیادی اصول'' کے باب 10 میں شہروں کی تعریف کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔

### ہندوستان میں شہروں کا ارتقا

### (Evolution of Towns in India)

ہندوستان میں شہروں کے نشو ونما کی تاریخ زمانہ قدیم سے موجود ہے۔ دریائے سندھ کی تہذیب کے دور میں ہڑپا اور موہن جوداڑو جیسے شہر موجود تھے۔ اس کے

© NCERT not to be republished

بعد کا دور شہروں کے اِرتقا کا گواہ ہے۔ شہروں کے اِرتقا کا یہ دور زمانے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ یوروپیوں کے ہندوستان آنے تک جاری رہا۔ مختلف دور میں ارتقا کی بنیاد پر ہندوستان کے شہروں کو تین دھڑوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

- قدیمی شہر، • عہد وسطی کے شہر اور • جدید شہر

### قدیمی شہر (Ancient Towns)

ہندوستان کے کئی شہر ایسے ہیں جن کی تاریخ 2000 سال سے بھی زیادہ پرانی ہے۔ ان میں سے زیادہ تر کا وجود ایک مذہبی یا ثقافتی مرکز کے طور پر ہوا۔ وارانسی ان میں سے سب سے اہم شہر ہے۔ پر یاگ (الہ آباد) پاٹلی پتر (پٹنہ) مدورائی وغیرہ ملک کے قدیمی شہروں کی دیگر مثال ہیں۔

### عہد وسطی کے شہر (Medieval Towns)

موجودہ دور کے تقریباً 100 شہروں کے ارتقا کی بنیادیں عہد وسطی سے جڑی ہیں ان میں سے زیادہ تر کا وجود رجواڑوں اور ریاستوں کے صدر مقام کے طور پر ہوا۔ یہ قلعہ بند شہر ہیں جن کی تعمیر قدیمی شہروں کے کھنڈروں پر ہوئی ہے۔ ایسے شہروں میں دلی، حیدرآباد، جے پور، لکھنؤ، آگرہ، اور ناگپور، وغیرہ ہیں۔

### جدید شہر (Modern Towns)

انگریزوں اور دوسرے یوروپیوں نے ہندوستان میں کئی شہر قائم کیے۔ ساحلی علاقوں میں اپنے پیر جماتے ہوئے انھوں نے سب سے پہلے سورت، دمن، گوا، پانڈیچیری وغیرہ جیسی تجارتی بندرگاہیں قائم کیں۔ انگریزوں نے بعد میں تین اہم مراکز، ممبئی (بمبئی) چینئی (مدراس) اور کولکاتہ (کلکتہ) پر اپنی پکڑ مضبوط کی اور ان کی انگریزی طرز پر تعمیر کی۔ انگریزوں نے اپنی سلطنت کی بلاواسطہ طور پر یا رجواڑے اور نوابی ریاستوں کے ذریعہ توسیع کی۔ انھوں نے انتظامی مراکز اور پہاڑی علاقوں میں موسم گرما کے لیے تفریح گاہ (Summer Resorts) قائم کئے اور ان میں نئے شہری انتظامی اور فوجی علاقوں کو بھی شامل کیے۔ 1850 کے بعد جدید صنعتوں پر مشتمل شہروں کا وجود عمل میں آیا ۔ جمشید پور اس کی ایک مثال ہے۔

**شکل 4.4 : جدید شہر کا ایک منظر**

آزادی کے بعد کئی انتظامی صدر مراکز جیسے چنڈی گڑھ، بھونیشور، گاندھی نگر، دیس پور وغیرہ اور کئی صنعتی شہر جیسے درگاپور، بھلائی، سندری، برونی، وغیرہ وجود میں آئے۔ کچھ شہر پرانے شہروں کے اطراف میں ذیلی شہر کے طور پر ابھرے مثال کے طور پر دلّی کے اطراف میں غازی آباد، روہتک اور گڑگاؤں۔ دیہی علاقوں میں بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری کی بنیاد پر پورے ملک میں کثیر تعداد میں چھوٹے بڑے شہروں کی نشونما ہوئی۔

## ہندوستان میں شہر کاری (Urbanisation in India)

شہر کاری کی سطح کا تعین کرنے کا پیمانہ کل آبادی میں شہری آبادی کے فیصد کے طور پر کیا جاتا ہے۔ 2011 میں ہندوستان کی سطح مدنیت کاری 31.16 فی صد تھی جو کہ ترقی یافتہ ممالک کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ بیسوی صدی عیسوی کے دوران شہری آبادی میں 11 گنا اضافہ ہوا ہے۔ شہروں کی توسیع نو اور نئے شہروں کے بننے سے ملک کی شہری آبادی میں اضافہ ہوا ہے جس نے شہر کاری میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ (جدول 4.1)، لیکن پچھلی دو دہائیوں میں شہر کاری کے بڑھتے ہوئے رجحان میں کمی آئی ہے۔

© NCERT not to be republished

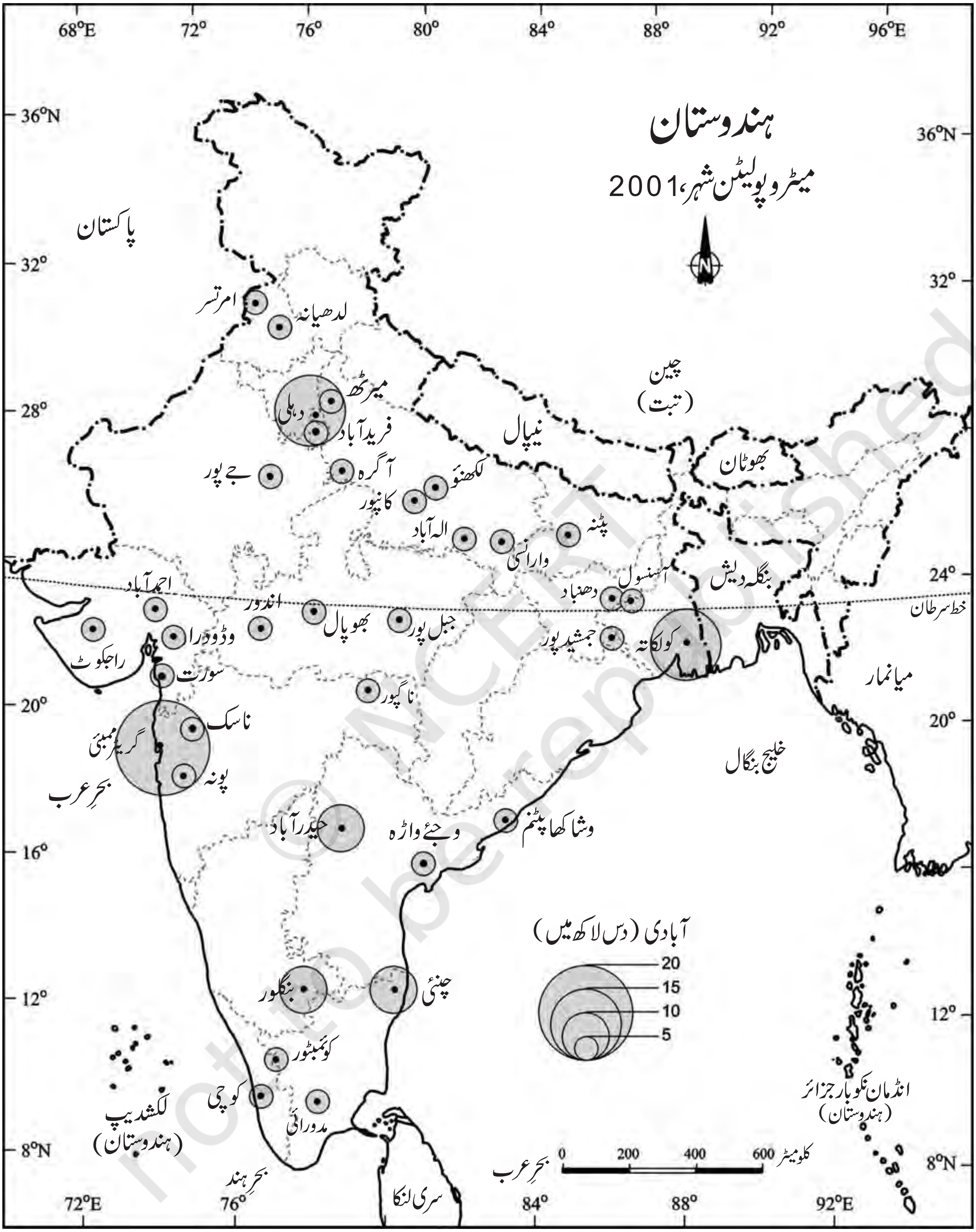


**شکل 4.5 : ہندوستان — میٹروپولیٹن شہر، 2001**

## جدول4.1 : ہندوستان۔مدنیت کاری کا رجحان 1901-2011

| دس سالہ اضافہ(فی صد) | کل آبادی کا فی صد | شہری آبادی (ہزار میں) | شہروں / کی تعداد UAs | سال |
|---|---|---|---|---|
| – | 10.84 | 25,851.9 | 1,827 | 1901 |
| 0.35 | 10.29 | 25,941.6 | 1,815 | 1911 |
| 8.27 | 11.18 | 28,086.2 | 1,949 | 1921 |
| 19.12 | 11.99 | 33,456.0 | 2,072 | 1931 |
| 31.97 | 13.86 | 44,153.3 | 2,250 | 1941 |
| 41.42 | 17.29 | 62,443.7 | 2,843 | 1951 |
| 26.41 | 17.97 | 78,936.6 | 2,365 | 1961 |
| 38.23 | 19.91 | 1,09,114 | 2,590 | 1971 |
| 46.14 | 23.34 | 1,59,463 | 3,378 | 1981 |
| 36.47 | 25.71 | 2,17,611 | 4,689 | 1991 |
| 31.13 | 27.78 | 2,85,355 | 5,161 | 2001 |
| 31.8 | 31.16 | 3,77,00 | 7,935 | 2011* |

*ماخذ: ہندوستان کی مردم شماری،2011 *http://www.censusindia.gov.in* (عارضی)

### آبادی کے اعتبار سے شہروں کی تقسیم (Classification of Towns on the basis of Population Size)

ہندوستانی مردم شماری شہروں کی چھ اقسام میں درجہ بندی کرتی ہے۔ جیسا کہ جدول4.2 میں دکھایا گیا ہے۔

ایک لاکھ سے زائد شہری آبادی والے مراکز کو شہر یا درجہ اوّل کا قصبہ کہا جاتا ہے۔10 لاکھ سے 50 لاکھ کی آبادی والے شہروں کو میٹروپولیٹن شہر اور 50 لاکھ سے زائد آبادی والے شہروں کو شہرستان (Mega Cities) کہتے ہیں۔ بیشتر شہرستان اور بلدِ اعظم شہری گچھے (Urban Agglomeration) ہوتے ہیں۔ ایک شہری گچھے میں مندرجہ ذیل تین میں سے کوئی ایک ترکیب ہوتی ہے۔ (i) ایک قصبہ اور اس سے متصل شہری پھیلاؤ (ii) دو یا دو سے زیادہ متصل قصبہ معہ شہری پھیلاؤ یا اس کے بغیر (iii) ایک شہر اور اس سے متصل ایک یا زیادہ قصبے معہ پھیلاؤ کے جو ایک متواتر وسعت بناتے ہوں۔ ریلوے کالونی، یونیورسٹی کیمپس، بندرگاہ کا علاقہ، فوجی چھاؤنی وغیرہ جو کہ ایک یا ایک سے زیادہ گاؤں کے داخلی حدود میں واقع ہوں، شہری پھیلاؤ کی ایک مثال ہیں۔

شکل 4.6 : ہندوستان: شہری آبادی کی درجہ بند تقسیم (فی صد میں)،2011

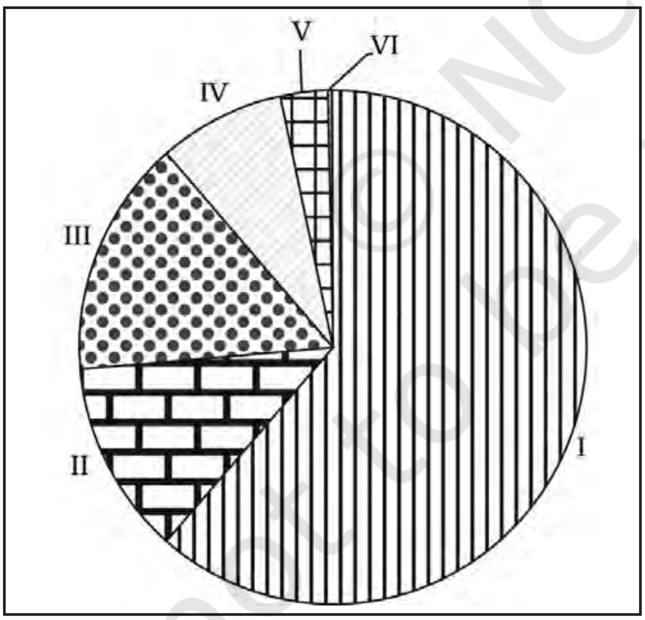


© NCERT not to be republished

**جدول 4.2 : ہندوستان – مدارج کے اعتبار سے شہروں اور قصبوں کی تعداد اور ان کی آبادی، 2011**

| مدارج | آبادی | تعداد | آبادی (ملین میں) | کل شہری آبادی کا فی صد |
|---|---|---|---|---|
| I | 1,00,000 اور زیادہ | 468 | 2,27,899 | 60.45 |
| II | 50,000 – 99,9990 | 474 | 41,328 | 10.96 |
| III | 20,000 – 49,999 | 1,373 | 58,174 | 15.43 |
| IV | 10,000 – 19,999 | 1,683 | 31,866 | 8.45 |
| V | 5,000 – 9,999 | 1,749 | 15,883 | 4.21 |
| VI | 5000 سے کم | 224 | 1,956 | 0.51 |

**ماخذ:** ہندوستان کی مردم شماری، 2011 اور 2017، منسٹری آف انفارمیشن اینڈ براڈ کاسٹنگ، حکومت ہند

جدول 4.2 سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستان کی 60 فی صد سے زیادہ آبادی درجہ اوّل کے شہروں میں رہتی ہے۔ کل 468 شہروں میں سے 53 شہر عروس البلاد یا شہرستان ہیں۔ (شکل 4.6) ان میں سے 6 بلد عظمیٰ ہیں جن میں سے ہر ایک کی آبادی 50 لاکھ سے زیادہ ہے۔ کل شہری آبادی کا پانچواں حصہ (21 فی صد) ان ہی بلد عظمیٰ شہروں میں رہتی ہے۔ ان میں سے 1 کروڑ 64 لاکھ لوگوں کے ساتھ گریٹر ممبئی سب سے بڑا بلد عظمیٰ ہے، کولکاتہ، دلّی، چنئی، بنگلورو اور حیدر آباد ملک کے دوسرے بلد عظمیٰ ہیں۔

## شہروں کی تفاعلی درجہ بندی

**(Functional Classification of Towns)**

اپنی مرکزی حیثیت اور کردار کے علاوہ کئی شہر مخصوص خدمات کی فراہمی میں ایک اہم رول ادا کرتے ہیں۔ کچھ شہر یا قصبے مخصوص کاموں میں مہارت رکھتے ہیں اور یہ خاص افعال، تیار شدہ مال اور خدمات کے لیے جانے جاتے ہیں۔ حالانکہ ہر شہر مختلف طرح کے کام انجام دیتا ہے۔ پھر بھی نمایاں اور امتیازی افعال کی بنیاد پر ہندوستانی شہروں اور قصبوں کو موٹے طور پر مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

**انتظامی شہر اور قصبہ** *(Administrative towns and cities)*

وہ شہر جہاں پر اعلیٰ سرکاری دفاتر موجود ہیں انھیں انتظامی شہر کہا جاتا ہے جیسے کہ چنڈی گڑھ، نئی دہلی، بھوپال، شیلانگ، گوہاٹی، اِمپھال، سری نگر، گاندھی نگر، جے پور، اور چنئی وغیرہ۔

**صنعتی شہر** *(Industrial towns)*

ممبئی، سیلم، کوئمبٹور، مودی نگر، جمشید پور، ہگلی، بھلائی وغیرہ کی ترقی میں کارخانوں نے ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔

**نقل وحمل والے شہر** *(Transport Cities)*

یہ وہ شہر ہیں جہاں بندرگاہ ہیں اور جو درآمد اور برآمد کے کاموں میں لگے رہتے ہیں جیسے کانڈلہ، کوچّی، کالی کٹ، وشاکھا پٹنم وغیرہ یا اندرونِ ملک نقل وحمل کے لیے جیسے آگرہ، دھولیہ، مغل سرائے، اٹارسی، کٹنی وغیرہ۔ اسی زمرہ کے شہر ہیں۔

**تجارتی شہر** *(Commercial towns)*

تجارت میں اہمیت کے حامل شہروں کو اس درجہ میں رکھا گیا ہے۔ کولکاتہ،

© NCERT not to be republished

سہارنپور، ستنا وغیرہ اس کی کچھ مثالیں ہیں۔

**کان کنی والے شہر (Mining towns)**

ایسے شہران علاقوں میں پائے جاتے ہیں جہاں معدنیات بڑی مقدار میں پائی جاتی ہیں جیسے رانی گنج، جھریا، ڈگبوئی، انکلیشور، سنگرولی وغیرہ۔

**چھاؤنی شہر (Garrisson Cantonment towns)**

ان شہروں کا وجود چھاؤنی کے طور پر ہوا جیسے امبالہ، جالندھر، مہو، بینا، اودھم پور وغیرہ۔

### جدول 4.3 : ہندوستان-ایک ملین سے زیادہ کی آبادی والے شہر/شہری مجموعے

| درجہ | شہر / شہری گچھے کا نام | آبادی (کروڑ میں) |
|---|---|---|
| 1 | سری نگر یوا ے | 1,273,312 |
| 2 | لدھیانہ | 1,613,878 |
| 3 | امرتسر یوا ے | 1,183,705 |
| 4 | چنڈی گڑھ یوا ے | 1,025,682 |
| 5 | فرید آبادی | 1,404,653 |
| 6 | دہلی یوا ے | 16,314,838 |
| 7 | جے پور | 3,073,350 |
| 8 | جودھ پور یوا ے | 1,137,815 |
| 9 | کوٹہ | 1,001,365 |
| 10 | کانپور یوا ے | 2,920,067 |
| 11 | لکھنؤ یوا ے | 2,901,474 |
| 12 | غازی آباد یوا ے | 2,358,525 |
| 13 | آگرہ یوا ے | 1,746,467 |
| 14 | وارانسی یوا ے | 1,435,113 |
| 15 | میرٹھ یوا ے | 1,424,908 |
| 16 | الہ آباد یوا ے | 1,216,719 |
| 17 | پٹنہ یوا ے | 2,046,652 |
| 18 | کولکاتہ یوا ے | 14,112,536 |
| 19 | آسنسول یوا ے | 1,243,008 |
| 20 | جمشید پور یوا ے | 1,337,131 |
| 21 | دھنباد یوا ے | 1,195,298 |
| 22 | رانچی یوا ے | 1,126,741 |
| 23 | رائے پور یوا ے | 1,122,555 |
| 24 | دُرگ- بھلائی نگر یوا ے | 1,064,007 |
| 25 | اندور یوا ے | 2,167,447 |
| 26 | بھوپال یوا ے | 1,883,381 |
| 27 | جبل پور یوا ے | 1,267,564 |
| 28 | گوالیر یوا ے | 1,101,981 |
| 29 | احمد آباد یوا ے | 6,352,254 |
| 30 | سورت یوا ے | 4,585,367 |
| 31 | وڈودارا یوا ے | 1,817,191 |
| 32 | راج کوٹ یوا ے | 1,390,933 |
| 33 | گریٹر ممبئی یوا ے | 18,414,288 |
| 34 | پونے یوا ے | 5,049,968 |
| 35 | ناگپور یوا ے | 2,497,777 |
| 36 | ناسک یوا ے | 1,562,769 |
| 37 | وسل وہار سٹی | 1,221,233 |
| 38 | اورنگ آباد یوا ے | 1,189,376 |
| 39 | حیدرآباد یوا ے | 7,749,334 |
| 40 | جی وی ایم سی (ایم سی) | 1,730,320 |
| 41 | وجے واڑہ یوا ے | 1,491,202 |
| 42 | بنگلورو یوا ے | 8,499,399 |
| 43 | کوچی یوا ے | 2,117,990 |
| 44 | کوچی کوڈ یوا ے | 2,030,519 |
| 45 | تھری سور یوا ے | 1,854,783 |
| 46 | ملاپورم یوا ے | 1,698,645 |
| 47 | تری آنند پورم یوا ے | 1,687,406 |
| 48 | کنّور یوا ے | 1,642,892 |
| 49 | کولم یوا ے | 1,110,005 |
| 50 | چنئی یوا ے | 8,696,010 |
| 51 | کوئمبٹور یوا ے | 2,151,466 |
| 52 | مدورائے یوا ے | 1,462,420 |
| 53 | تروچیراپالی | 1,021,717 |

ماخذ:ہندوستان کی مردم شماری-2011

**اسمارٹ شہر مشن**

اسمارٹ شہر مشن کا مقصد ایسے شہروں کا فروغ ہے جن میں بنیادی ڈھانچے، صاف اور پائدار ماحول ہو اور شہریوں کو اعلیٰ معیار کی زندگی میسر ہو۔ اسمارٹ شہر مشن کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ان شہروں کو بہتر بنانے کے لیے ڈھانچہ اور خدمات سے متعلق اسمارٹ طور طریقے ہی اپنائے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر آفات سے حفاظت کے لیے، کم سے کم وسائل کا استعمال اور سستی خدمات کی فراہمی۔ سارا زور پائدار اور اشتمالی ترقی پر رہتا ہے اور نظریہ ہے کہ چھوٹے پیمانے پر جامع علاقوں کو نظر میں رکھ کر قابل تجدید نمونہ کی تخلیق کی جائے جس کی حیثیت دیگر شہروں کے ایک روشن مینار کی ہو، جن کو اسمارٹ شہر بننا ہے۔

© NCERT not to be republished

صوبوں کے اعتبار سے شہری مجموعوں کی ایک فہرست تیار کیجیے، ان شہروں کے مدارج کے اعتبار سے صوبے کی وار آبادی معلوم کیجیے۔

### تعلیمی شہر (Educational towns)

کچھ شہر تعلیمی مراکز کی حیثیت سے وجود میں آئے اور آج بڑے تعلیمی اداروں کے لیے جانے جاتے ہیں جیسے رُڑکی، وارانسی، علی گڑھ، پلانی، اِلہ آباد وغیرہ۔

### مذہبی اور ثقافتی شہر (Religious and cultural towns)

وارانسی، متھرا، امرتسر، مدورائی، پُری، اجمیر، پشکر، تروپتی، کروکشیترا، ہری دوار، اُجین، اپنی مذہبی اور ثقافتی اہمیت کی بنا پر جانے جاتے ہیں۔

### سیّاحی شہر (Tourist towns)

نینی تال، مسوری، شملہ، پنچ مڑھی، جودھپور، جبل پور، اوڈا گامنڈلم، (اوٹی) ماؤنٹ ابو وغیرہ سیاحی شہر کے درجہ میں آتے ہیں۔

شہروں کا تفاعلی کردار ہمیشہ یکساں نہیں رہتا۔ ان کے افعال ان کی محرک فطرت کی بنا پر بدلتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ مخصوص شہر جب وہ شہرستانوں میں تبدیل ہوجاتے ہیں تو وہ کثیر العمل شہر بن جاتے ہیں۔ جن میں صنعت، تجارت، انتظامیہ، نقل وحمل وغیرہ بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اور اِن سبھی افعال کا تانا بانا اتنا مضبوط ہوجاتا ہے کہ کسی شہر کو کسی خاص عمل کی بنیاد پر پہچان نہیں دی جاسکتی۔

## مشقیں

**1.** نیچے دیے گئے چار جوابات میں سے صحیح جواب کا انتخاب کیجیے۔

(i) مندرجہ ذیل میں سے کون سا شہر کسی ندی کے کنارے نہیں آباد ہے؟

(a) آگرہ (b) بھوپال

(c) پٹنہ (d) کولکاتہ

(ii) ہندوستان کے دفتر مردم شماری سے مطابق مندرجہ ذیل میں سے کون سی ایک صفت شہر کی تعریف کا حصہ نہیں ہے؟

(a) آبادی کی کثافت 400 لوگ فی مربع کلومیٹر

(b) نگر پالیکا، کارپوریشن وغیرہ کا وجود

(c) 75 فی صد سے زیادہ آبادی ابتدائی شعبہ سے جڑی ہوئی ہو۔

(d) آبادی کا حجم 5,000 لوگوں سے زیادہ ہو

© NCERT not to be republished

(iii) مندرجہ ذیل میں سے کس ماحول میں بکھری ہوئی دیہی بستیاں پائے جانے کی امید نہیں رکھنا چاہیے؟

(a) گنگا کا سیلابی میدان

(b) راجستھان کے خشک میدان اور نیم خشک علاقے

(c) ہمالیہ کی نچلی گھاٹیاں

(d) شمال مشرق کے جنگلات اور پہاڑیاں

(iv) مندرجہ ذیل میں سے شہروں کا کون سلسلہ اپنی امتیازی حیثیت کے مطابق قلم بند کیا گیا ہے؟

(a) گریٹر ممبئی، بنگلورو، کولکاتہ، چنئی

(b) دہلی، گریٹر ممبئی، چنئی، کولکاتہ

(c) کولکاتہ، گریٹر ممبئی، چنئی، کولکاتہ

(d) گریٹر ممبئی، کولکاتہ، دلّی، چنئی

**2.** ذیل کے سوالات کا جواب 30 الفاظ میں دیجیے۔

(i) چھاؤنی شہر کیا ہوتے ہیں؟ ان کے تفاعل کیا ہیں؟

(ii) شہری گچھو کی پہچان کس طرح کی جا سکتی ہے؟

(iii) ریگستانی علاقوں میں گاؤں کے وقوع پذیر ہونے کی اہم وجوہات کیا ہیں؟

(iv) عروس البلد یا شہرستان کسے کہتے ہیں؟ یہ شہری گچھو سے کس طرح الگ ہوتے ہیں؟

**3.** مندرجہ ذیل سوالات کے جواب 150 الفاظ میں دیجیے۔

(i) مختلف اقسام کی دیہی بستیوں کی نمایاں خصوصیات کا تجزیہ کرتے ہوئے مختلف طبعی ماحول میں بستیوں کے مختلف اشکال کے لیے ذمہ دار عوامل کو بیان کیجیے۔

(ii) کیا آپ ایک ہی تفاعل والے شہر کے بارے میں سوچ سکتے ہیں؟ شہر کثیر تفاعل کیوں ہو جاتے ہیں؟